



The
Dawood
Foundation

NATURE SERIES

شمالی جنگلی حیات

شمالی پہاڑی علاقوں اور ہمالیائی جنگلات کے جانور

تعلیم سے معاشرتی تبدیلی

شمالی پہاڑی علاقے اور ہمالیائی جنگلات

شمالی پہاڑی علاقوں میں پونپار اور خطہ کشمیر کے کم بلند اور ہمالیہ، قراقرم و ہندوکش کے

پہاڑی سلسلوں کے دامن میں واقع زیادہ بلند مقامات شامل ہیں۔

یہ علاقے پہاڑی چراگاہوں، نیم پہاڑی جھاڑیوں اور معتدل جنگلات کی صورت میں جنگلی حیات

کے لیے بہترین مسکن فراہم کرتے ہیں۔ یہ علاقے انسانوں کی رسائی سے دور اور دشوار گزار

ہیں، اس لیے یہاں قابل قدر تعداد میں زیادہ جنگلی حیات موجود ہے البتہ چند جانور دیگر

وجوہات کی بناء پر خطرات سے دوچار ہیں۔

پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقے صنوبر اور چھوٹے درختوں کے جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں،

بیشتر مقامات پر ان جنگلات میں اضافہ محدود ہو کر رہ گیا ہے۔



برفانی تیندوا

برفانی تیندوے پہاڑی ڈھلانون، چٹانوں اور چٹانی سطحوں پر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مقامات اس لیے موزوں ہیں کیونکہ یہ انہیں آہستگی و خاموشی سے اپنے شکار کے تعاقب کے لیے کیموفلاج فراہم کرتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں کے مختلف چرندوں کو اپنی خوراک بنانے والے یہ برفانی تیندوے بڑی بلیوں کے خاندان میں واحد شکاری ہیں جو موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

حفاظت کا درجہ: زد پذیر

برفانی تیندوے کے بال سفیدی مائل اور سرمئی ہوتے ہیں جن کے ساتھ سر اور گردن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں، لیکن پشت، پہلوؤں اور گھٹنی دم پر موجود دھبے بڑے ہوتے ہیں۔ پیٹ سفیدی مائل ہوتا ہے۔

ہمالیائی بھورا ریچھ

سب کچھ کھانے والا ہمالیائی بھورا ریچھ یا ہمالیائی سرخ ریچھ گھاس، جڑیں اور دیگر پودوں کے ساتھ ساتھ کیڑے مکوڑے بلکہ چھوٹے ممالیہ جانور بھی کھا لیتا ہے؛ وہ پھل اور بیریاں بھی پسند کرتے ہیں۔ وہ بڑے ممالیہ جانوروں کا شکار بھی کرتا ہے، جیسا کہ بھینڈ اور بکریوں کا۔ آپ اس انتہائی دلچسپ جانور کو مرکزی ہمالیہ اور شمالی علاقہ جات میں پاکستانی ہمالیہ کے دامن، بالخصوص دیوسائی نیشنل پارک، میں سرد ریگستانوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ حفاظت کا درجہ: عالمی سطح پر زیادہ پریشان کن نہیں البتہ پاکستان میں چھوٹی اور ادھر ادھر پھیلی ہوئی آبادیاں ہیں۔

دلچسپ پہلو: یہ ریچھ بہت تیز دوڑتے ہیں اور ان کی رفتار 35 میل فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے!



ہندوستانی بھیریا

ہندوستانی بھیریا سرمئی بھیرے کی ایک ذیلی قسم ہے جو جنوب مغربی ایشیا سے برصغیر تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ 3 فٹ لمبائی رکھنے والا بہت چھوٹا بھیریا ہوتا ہے۔ یہ کتوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور غول کی صورت میں رہتا اور شکار کرتا ہے، جس کی قیادت ایک بڑے بھیرے کے پاس ہوتی ہے۔ اس کی خوراک چھوٹے جنگلی جانوروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں چوہوں جیسے کترنے والے جانور، خرگوش اور رکون وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش



دلچسپ پہلو: بھیرے بہترین شکاری ہوتے ہیں اور دنیا میں انسانوں کے علاوہ کسی بھی دوسرے ممالیہ سے زیادہ مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

بندر

ریس بندر دنیا کے قدیم ترین بندروں کی سب سے مشہور اقسام میں سے ایک ہے۔ ریس بندر بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان، نیپال، برما، تھائی لینڈ، افغانستان، ویت نام، جنوبی چین اور چند ملحقہ علاقوں کا مکین ہے۔ حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

ریس بندر بھورا یا سرمئی رنگ کا ہوتا ہے اور اس کا چہرہ گلابی ہوتا ہے، جس پر بال نہیں ہوتے۔ یہ زیادہ تر سبزی خور ہوتا ہے، جو عموماً پھلوں کو خوراک بناتا ہے، لیکن یہ مختلف بیج، جڑیں، کلیاں، چھلکے اور اناج بھی کھاتا ہے۔

دلچسپ پہلو: ریس بندر چہرے کے مختلف تاثرات، آوازوں، جسمانی حالتوں اور اشاروں کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں۔ ان بندروں کے چہرے کا سب سے عام تاثر "خاموشی سے دانت دکھانے" کا ہے۔ ریس بندر وہ پہلا حیوان ہے جو خلا میں گیا تھا۔

مارخور

مارخور پاکستان کے قومی جانوروں میں سے ایک ہے اور یہ کمبریوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ پاکستان میں مارخوروں کی دو

اقسام ہیں: ایک خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کا خوبصورت سینگوں والا مارخور کہ جس کی آبادی 5000 کے لگ بھگ ہے اور

دوسرا سیدھے سینگوں والا مارخور جو 3000

کی تعداد میں بلوچستان میں پایا جاتا ہے کہ جس کی معمولی سی آبادی خیبر پختونخوا میں

بھی ہے۔ مارخور پہاڑی علاقوں میں رہتے ہیں۔ اس کی خوراک بہار اور

موسم گرما میں گھاس پر مشتمل ہوتی

ہے جبکہ خزاں اور موسم سرما میں یہ

زیادہ تر پتوں، پھولوں، جڑی بوٹیوں، ہنسیوں

اور چھاڑیوں کا استعمال کرتا ہے۔ مارخور جنوب

مشرقی افغانستان، شمالی و وسطی پاکستان، شمالی

ہندوستان، جنوبی تاجکستان، جنوبی ازبکستان اور ہمالیہ

کے پہاڑی سلسلے میں پایا جاتا ہے۔

حفاظت کا درجہ: خطرے کے قریب

دلچسپ پہلو: لفظ "مارخور" کا مطلب ہے فارسی زبان

میں "سانپ"، ممکنہ طور پر یہ نام اس کے سینگوں کو دیکھ کر دیا گیا ہوگا (جو بل کھاتے سانپ جیسے لگتے

ہیں)۔ یہ پتوں کی تلاش میں درختوں پر بھی

چڑھ سکتا ہے۔

کشمیری مشک ہرن



کشمیری مشک ہرن کی انواع افغانستان، بھارت اور پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں مشک ہرن گلگت بلتستان، آزاد جموں و کشمیر، بالائی سوات اور ہزارہ کے دور دراز بلند پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ مشک ہرن دیوسائی نیشنل پارک میں بھی ملتا ہے۔ یہ گھاس، کاٹی اور نازک شاخیں کھاتے ہیں اور سردیوں میں ہنسیوں، کلیوں اور نباتات پر گزارا کرتے ہیں۔ حفاظت کا درجہ: خطرے میں

دلچسپ بات: نر کے دو لمبے ٹوکیلے دانت ہوتے ہیں جو اسے لڑنے میں مدد دیتے ہیں۔

نر مشک ہرن میں ایک غدد ہوتا ہے جو مشک پیدا کرتا ہے۔ مشک خوشبویات اور صابن بنانے میں استعمال ہوتی ہے اور یہ روایتی چینی ادویات میں بھی کام آتی ہے۔ یہ ایک غدد 25 سے 30 گرام مشک رکھتا ہے۔ مشک ہرن کو اس مشک کی وجہ سے شکار اور قتل کیا جاتا ہے۔



مغربی تیزر

مغربی تیزر پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے شمال مشرقی اضلاع میں ہمالیہ کے ساتھ ساتھ اور مشرق میں بھارت کی ریاست اترکھنڈ کے مغربی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر پتوں، ٹہنیوں اور نیچوں پر گزارا کرتے ہیں لیکن کیرے اور دیگر کھوڑے بھی کھا لیتے ہیں۔ دیگر تیزروں کی طرح یہ گھونسلہ بنانے کے ساتھ ساتھ درختوں پر تنہا یا جوڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ پاکستان میں جنگلات کی کٹائی کے علاوہ شکار، پھانسنے اور مویشیوں و انسانوں کی آمد سے غللی پیدا ہونے کی وجہ سے اس کے علاقوں میں شدید اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ مغربی تیزر کی سب سے بڑی آبادی وادی پلاس میں ہے۔

حفاظت کا درجہ: زرد پتھر



چکور

چکور پہلوؤں پر واضح سفید و سیاہ لکیریں اور پیشانی سے آنکھوں کے گرد ہوتے ہوئے نیچے تک ایک سیاہ حلقہ بھی رکھتا ہے، جو ایک بار کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور سفید گلے کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ پرندہ مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے چند حصوں میں پایا جاتا ہے جیسا کہ فلسطین، لبنان، ترکی، ایران، افغانستان، پاکستان اور بھارت، کے ساتھ ساتھ مغربی ہمالیہ کے اندرونی خطوں میں نیپال تک۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: چکور عراق اور پاکستان کا قومی پرندہ ہے۔

چکور زمین پر خوراک جمع کرنے والے پرندے ہیں اور بڑے ہونے پر عموماً سبزی خور ہوتے ہیں جبکہ چوڑے زیادہ تر کیڑوں پر پلٹے ہیں۔ چکور کی ترجیحی خوراک سالانہ اور سدا بہار گھاسوں کے پتے اور بیج ہوتی ہے۔ چکور صنوبر، سورج مکھی، سرسوں اور رائی کھاتے ہیں۔



شاہین

ایشی شاہین عام طور پر شاہین کے طور پر جانا جاتا ہے اور شاہی امریکا میں اسے ڈک جاک کہا جاتا ہے۔ یہ شاہینوں کے خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک بڑا شکاری پرندہ ہے۔ ایک بڑا، کوسے کے حجم کا شاہین، نیلگوں سرمنی پشت، سفید لکیروں والے نچلے حصے اور سیاہ سر رکھنے والا پرندہ ہوتا ہے۔ ایشی شاہین خاص طور پر درمیانے حجم کے پرندوں کو خوراک بنا کر گزر بسر کرتا ہے جیسا کہ کیوٹر اور فائنکس، مرغابیاں، چھوٹے پرندے اور بگڑے انسان شکار کرنے کے لیے یہ شاہین بڑے پیمانے پر استعمال کرتا ہے اور یہی استعمال پاکستان میں اس کی آبادی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: شاہین اپنی رفتار کی وجہ سے معروف ہے، یہ 320 کلومیٹر فی گھنٹے کی پرواز کی وجہ سے جانوروں کی سلطنت کا سب سے تیز رکن ہے۔

مارکو پولو بھیرٹ

مارکو پولو بھیرٹ ارغالی بھیرٹوں کی ایک ذیلی قسم ہے، جو مارکو پولو سے موسوم ہے۔ ان کا مسکن وسطی ایشیا کے پہاڑی علاقے ہیں۔ مارکو پولو بھیرٹ اپنے بڑے جسم اور بل کھاتے ہوئے سینگوں کی وجہ سے یا آسانی پہچانی جاتی ہے۔ حفاظت کا درجہ: تقریباً خطرے سے دوچار

اس کی پسندیدہ خوراک بلندی اور علاقے کے حساب سے مختلف ہے۔ زیادہ بلندیوں پر یہ بھیرٹ زیادہ تر اناج، گھاس اور جڑی بوٹیاں کھاتی ہیں۔ درمیانی بلندیوں پر یہ زیادہ تر جھاڑیوں اور اوسط آبی نباتی گھاس پر گزارا کرتی ہیں۔

دلچسپ بات:

سینگوں پر موجود دائرے نو بھیرٹ کی عمر کو ظاہر کرتے ہیں۔

سرخ لومڑی

دلچسپ پہاڑ: لومڑیوں کے چہروں کے ساتھ ساتھ
موچھوں کے بال ناگموں پر بھی ہوتے ہیں، جو انہیں
راستہ تلاش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

سرخ لومڑی لومڑیوں کی نسل میں سب سے بڑی اور
گوشت خور جانوروں کے سلسلے میں سب سے زیادہ پائے جانے والے
جانوروں میں سے ایک ہے، جو قطبی دائرے سے لے کر شمالی افریقہ، شمالی
امریکا اور یوریشیا تک پورے شمالی نصف کرے میں پائے جاتے ہیں۔
یہ بنیادی طور پر کترنے والے چھوٹے جانوروں کو خوراک بناتی ہے، البتہ
یہ خرگوشوں، شکار کیے جانے والے پرندوں، سگنے والے جانوروں، ریڑھ
کی ہڈی نہ رکھنے والے جانوروں اور کھر رکھنے والے جانداروں کے بچوں
کو بھی ہدف بنا سکتی ہے۔ کبھی کبھار پھل اور سبزیاں بھی کھاتی ہے۔
حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

پنجاب اڑیال

اس کی اہم خصوصیات ہیں سرخی مائل بھورے رنگ کے لمبے بال جو سردیوں کے دوران ماند پڑ جاتے ہیں؛ نر کی خاص نشانی گردن سے سینے تک جانے والی سیاہ جھلر اور بڑے سینگ ہیں۔ پنجاب اڑیال صرف پنجاب، پاکستان میں کوہ نمک اور کالا چٹا پہاڑیوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جنگلی بھیرڑوں کی ایک قسم ہے جو چھوٹے غول میں رہتی ہیں۔ اس کے سینگ پوری زندگی بڑھتے ہی رہتے ہیں اور یہ سینگ جتنے بڑے ہوں گے، جانور کی عمر اتنی زیادہ ہوگی۔ بڑے سینگوں کا مطلب ہے کہ غول میں بہتر مقام۔

حفاظت کا درجہ: زود پندیر



ہندوستانی چمگادڑ

ہندوستانی چمگادڑ پاکستان میں پائی جانے والی چمگادڑوں کی چار اقسام میں سے ایک ہے۔ چمگادڑ وہ واحد ممالیہ ہیں جو اڑ سکتا ہے۔ کیرے کوڑے کھانے والی چمگادڑوں کے مقابلے میں یہ ذرا بڑی ہوتی ہیں اور چند پہلوؤں کو چھوڑ کر یہ یعنی صوتی لہروں کے انعکاس سے مقام کے تعین پر انحصار echolocation نہیں کرتیں۔ یہ سبزی خور ہیں اور خوراک کو پانے کے لیے اپنی نظروں اور خوشبو کی حس پر بھروسہ کرتی ہیں۔ یہ چمگادڑیں پودوں کے نیچے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلا کر ایک اہم ماحولیاتی کام انجام دیتی ہیں۔ عام طور پر ان چمگادڑوں کی شہرت اچھی نہیں، لیکن درحقیقت یہ ایک بے ضرر جانور ہے۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: یہ خوراک پانے کے لیے نظر اور خوشبو دونوں کا استعمال کرتی ہیں۔

سیاہ چیل

سیاہ چیل کے خاص زاویے پر موجود پر اور مخصوص دو شانہ دم اسے پہچاننا آسان بناتی ہے۔ یہ باریک اور تیز آواز بھی رکھتی ہے۔ یہ چیل یوریشیا اور آسٹریلیشیا اور اوقیانوس کے گرم اور منطقہ حارہ کے حصوں میں بڑے پیمانے پر پائی جاتی ہے اس کی آبادی ہجرت کا رجحان بھی رکھتی ہے۔ حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ بات: یہ تقریباً سب کچھ کھاتی ہے: چھپکلیاں، پرندے، چھوٹے ممالیہ اور کیڑے۔ یہاں تک کہ کوڑے کے ڈھیروں پر پڑی گندگی بھی۔

دھول کتے

دھول کتے وسطی، جنوبی و جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے کتوں کی نسل سے ہیں۔ دھول کے علاوہ ان کی انواع کے نام ایشیائی جنگلی کتا، ہندوستانی جنگلی کتا، سیٹی والا کتا، سرخ کتا اور پہاڑی بھیریا ہیں۔ دھول ایک بہت ساجی جانور ہے، جو بڑے خاندانوں میں بغیر کسی سخت قائدانہ نظام کے رہتا ہے۔ ایسے خاندان عام طور پر 12 کتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن 40 سے زیادہ کے گروہ بھی دیکھے گئے ہیں۔ حفاظت کا درجہ: خطرے میں

منطقہ حارہ کے جنگلات میں یہ کتے شیروں اور تیندلوں کا مقابلہ کرتے ہیں، گو کہ ان کی خوراک ان سے ذرا مختلف قسم کی ہے، لیکن پھر بھی کبھی کبھار خوراک پر ان کا ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔

ہندوستانی کلنی دار خارپشت

ہندوستانی کلنی دار خارپشت جنوب مغربی اور وسطی ایشیا کا مقامی جانور ہے اور مشرق وسطیٰ کے حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہندوستانی کلنی دار خارپشت بہت وسیع اور عام طور پر نباتاتی خوراک رکھتے ہیں۔ یہ قدرتی و زرعی پودوں کی مختلف چیزیں، جیسا کہ جڑیں، پھول، پھل، بالیاں، گھٹلی دار پھل اور زیر زمین تنا استعمال کرتے ہیں۔ یہ اپنی نباتاتی خوراک حاصل کرنے کے لیے تنوں کو کترتے ہیں۔ یہ اپنے شکار کو ڈرانے یا ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے بھی اپنے کانٹوں سے جھنجھناہٹ کی آواز پیدا کرتے ہیں۔ یہ بلوں میں رہتے ہیں۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش



جنگلی خرگوش

جنگلی خرگوش خرگوشوں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ خرگوشوں کے حجم اور شکل و صورت کے ہی ہوتے ہیں اور وہی ہی خوراک کھاتے ہیں۔ عموماً یہ سبزی خور اور لمبے کانوں والے ہوتے ہیں، تیز دوڑتے ہیں اور عام طور پر تنہا یا جوڑوں کی صورت میں رہتے ہیں۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: جنگلی خرگوش عام خرگوشوں کے مقابلے میں بڑے ہوتے ہیں اور ان کے کان بھی لمبے ہوتے ہیں۔

لمبے کانوں والا خارپشت

لمبے کانوں والا خارپشت وسطی ایشیائی ممالک اور مشرق وسطیٰ کے چند ملکوں میں پائے جانے والے خارپشتوں کی ایک قسم ہے۔ یہ خارپشت کیرے کوڑے کھاتا ہے لیکن چھوٹے جانور اور پودوں کو بھی خوراک بناتا ہے۔ لمبے کانوں والا خارپشت بلوں میں رہتا ہے جو یا تو خود بناتا ہے یا ان کی تلاش کرتا ہے اور اس کو لمبے کانوں سے پہچانتا جاتا ہے۔ یہ مشرق وسطیٰ کے خارپشتوں میں سب سے چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: نومولود خارپشت بالکل گول منول سفید لاروے جیسے لگتے ہیں۔

شهد کھانے والا بچو

شهد کھانے والا بچو افریقہ، جنوب مغربی ایشیا اور برصغیر میں رہنے والا ایک بچو ہے۔ یہ لمبا جسم رکھتا ہے لیکن واضح طور پر موٹا اور پشت سے چوڑا ہے۔ اس کی کھال کافی ڈھیلی ہوتی ہے اور اس کے اندر اسے با آسانی گھومنے اور مڑنے کی سہولت دیتی ہے۔ جیسے کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کی پسندیدہ غذا شهد ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے اکثر و بیشتر شهد کی مکھیوں کے چھتوں میں گھس جاتا ہے۔ یہ گوشت خور بھی ہے اور کیڑے مکوڑے، مینڈک، کچھوے، کترنے والے جانور، چھپکلیاں، سانپ، انڈے اور پرندے بھی کھاتا ہے۔ بچو نو عمر شیروں کا پیچھا کر کے ان کے شکار تک پچھننے میں بھی مشہور ہے۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: اپنی موٹی کھال اور زبردست دفاعی صلاحیتوں کی وجہ سے اس کے قدرتی شکاری بہت کم ہیں۔

دھاری دار لگڑبگا

دھاری دار لگڑبگا شمالی و مشرقی افریقہ، مشرق وسطیٰ، قفقاز، وسطی ایشیا اور برصغیر میں پائے جانے والے لگڑبگوں کی ایک قسم ہے۔ دھاری دار لگڑبگا بنیادی طور پر ایک خاکروب ہے جو بنیادی طور پر گلنے سڑنے کے مختلف مرحلوں میں موجود مردار جانور، ان کی تازہ ہڈیاں، پٹھے اور ہڈیوں کا گودا کھاتا ہے۔ اس کے جڑے بہت طاقتور ہوتے ہیں اور یہ بڑی ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور نگل جاتا ہے، جبکہ کبھی کبھار تو یہ سالم ہڈیاں بھی کھا جاتا ہے۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش



تیندوا چھپکلی

تیندوا چھپکلی مختلف اوقات میں سونے والی زیر زمین مقیم ایک چھپکلی ہے جو فطرتاً لاشیا کے پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ زیادہ تر چھپکلیوں کے برعکس، یہ حرکت کرنے والے پھوٹے رکھتی ہے اور ہموار سطحوں پر نہیں چڑھ سکتی۔

حفاظت کا درجہ: معمولی تشویش

دلچسپ پہلو: یہ اب بہت مشہور
اور عام پالتو جانور بن چکا ہے۔

